الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name : **Muhammad Rashid**
Address : **Nawabshah Pakistan**
Subject : **NIKAH**
Writer : عبد البصیر

Serial No : **17920**
Date : **5/31/2013**
Contact No:
Email :

MODE: **Regular**

Save/Print

ASSALAMUALEKUM:

Dear Mufti sahib:

Can parents take forcefully yes from girl for nikkah? and is such type of nikah would valid? and can girl has right in ISLAM to expose her will before her parents for nikkah?

Plese send me fatwah as soon as possible.

Thank you

کیا والدین لڑکی سے نکاح کیلئے زبردستی ہاں کرواسکتے ہیں؟ اور کیا ایسا نکاح منعقد ہو جائے گا؟ اور آیا اسلام میں لڑکی کو حق حاصل ہیکہ وہ والدین کے سامنے اپنے ارادہ کا اظہار کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بالغہ لڑکی کے والدین کیلئے جائز نہیں کہ وہ اس پر زبردستی کر کے اپنی چاہت والی جگہ اُسے نکاح پر مجبور کریں بلکہ لڑکی کی اجازت ورضامندی کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے تاہم اگر لڑکی نے نہ چاہتے ہوئے بھی دوران نکاح ایجاب وقبول کرلیا اور اپنی آمادگی ظاہر کردی تو یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

اسیطرح کسی جوان لڑکی کیلئے بھی قطعاً یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ والدین کی پسند کے رشتہ کو بلاوجہ ٹھکرا کر اپنی مرضی وپسند کے رشتہ کو ترجیح دے، کیونکہ اپنی کم عقلی وناسمجھی کی بناء پر عموماً ایسے اہم معاملہ کا خود سے فیصلہ کرنے میں کوتاہی ہو کر اور والدین کی دعائیں شامل حال نہ ہونے کی بناء پر پوری زندگی کا روگ بن سکتا ہے، بہرکیف ایسے معاملات میں اپنے بڑوں کے مشورہ کو ترجیح دینی چاہئے یہی مفید ہے۔

فی الهدایه: ولا یجوز للولی إجبار البکر البالغ علی النکاح اهـ (ج۱ صـ ۳۱۴) -

(جاری ہے)

وفى الرد المحتار تحت (قوله ليتحقق رضاهما) أى يصدر منهما ما من شأنه أن يدل على الرضاء إذ حقيقة الرضاء غير مشروط فى النكاح لصحته مع الإكراه والهزل (ج ٣ ص ٢١) -

وفى الهندية: لا يجوز نكاح أحد على بالغة صحيحة العقل من أب أو سلطان بغير إذنها بكرا كانت أو ثيبا فإن فعل ذلك فالنكاح موقوف على إجازتها فإن أجازته جاز وإن ردته بطل كذا فى السراج الوهاج. (ج ١ ص ٢٨٧) -

والله أعلم بالصواب.

عبد البصير عفى عنه
دار الإفتاء جامعه بنوريه سائٹ
٢٧ صفر المظفر ١٤٣٥ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
٢٩ صفر المظفر ١٤٣٥ھ

الجواب صحیح
نیدہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٢٨ صفر المظفر ١٤٣٥ھ

نائب رئيس
دار الإفتاء جامعة بنورية العالمية

دار الإفتاء
١٧٩٢٠
١٤٣٥/٣/٢ھ

16/1/16